OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com DOI: 10.5281/zenodo.10519257

جمعیت المشائخ کی دینی وملی مساعی کا تاریخی مطالعہ (1963-1981)

National & Religious Struggle of Jamiat Ul Mashaikh: A Historical Study (1963-1981)

Uzma Shabbir
M.Phil Scholar, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK.
Email: uzmashabir20@gmail.com

Dr. Mazhar Hussain Bhadroo
Lecturer, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK.
Email: mazharhussainbhadroo@gmail.com

Dr. Muhammad Shahid Habib
Assistant Professor, Islamic studies, IHA, KFUEIT RYK.
Email: shahid.habib@kfueit.edu.pk

Received on: 12-07-2023 Accepted on: 13-08-2023

Abstract

Khwaja Muhammad Abdul Majeed (1995-1921) was a great spiritual personality.He was the president of (Ittiha Bain Ul Muslemeen).He was also the founder and director of a great religious academic institution, Jamiat Ul khair. His services regarding Muslim unity are unforgettable .He payed visits to Bangladesh , Jordan, Syria, Egypt , Turkey , Saudi Arabia, Iran , Iraq end Europe for the cause of Muslim unity. He has been the president of Jamiat Ul Mashaikh, a party of spiritual leaders throughout his life. Besides preaching and religious lecture. He was the author of great books among which falsifa Quran (Philosophy of Quran) and Tasawaf Ibne Abdullah (Spiritualism) found major positions in the fields of Quranic study and spiritual philosophy. His academic, religious and publishing services will not only be remembered in subcontinent but also in whole Islamic world.

Keywords: Khwaja Muhammad Abdul Majeed, Jamiat Ul khair, Jamiat Ul Mashaikh, Ibne Abdullah, Subcontinent, Islamic world.

تعارف

خواجہ عبدالمجید احمد مری کے تاریخی قصبہ اپر دیول کے معروف قطب شاہی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔آپ کا سلسلہ نسب سینتیس واسطوں سے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے۔قطب شاہی خاندان میں سے آپؒ کے مورث اعلیٰ پیر فقیر محمد صاحب علوی 1212ھ میں دہلی میں علوم مروجہ کی تکمیل اور حصول دستار فضیلت کے بعد 1212 میں دولتانہ گجر خان 1218 میں پھلگراں اور 1230 میں دیول میں آکر مستقل سکونت اختیار کی۔پیر فقیر محمد علوی سلسلہ قادریہ سے فیضیافتہ اور اہل اللہ میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔آپ کے خاندان میں علماء، فضلاء، دانشور اور قومی سطح کے قائد پیدا ہوتے رہے۔ان میں علم و عرفان اور مجددانہ صفات کے حامل خواجہ

محمد عبدالمجید احمد بھی ہیں۔آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولوی محمد عبداللہ علوی سے حاصل کرنے کے بعد سلوک کی منازل اپنی والدہ محترمہ کی حکم ہدایت پر طے کیں۔دیول شریف میں اپنے عملی زندگی کے پانچ سال قیام کے بعد آپ فیض آباد مری روڈ راولپنڈی تشریف لائے اور وہیں تعلیم و تعلم، روحانی اور خانقاہی نظام کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے آستانہ کو قائم کیا۔آپ کا تعلق چونکہ ایک علمی اور روحانی خانوادے سے تھا لہذا تعلیم و تربیت ہی آپ کا مشن رہا۔آپ نے اس مشن کی تکمیل کے لیے 1963 میں دنیا اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ الحضر کا سنگ بنیاد رکھا۔جس کی خشت اول کی تقریب میں فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خان نے شرکت کی۔اور امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے 1963 میں جمعیت المشائخ کی بنیاد رکھی گئی جو کہ مشرقی و مغربی پاکستان کے سجادہ نشینان اور مشائخ عظام پر مشتمل تھی۔جمعیت المشائخ کے روح رواں اور قائد خواجہ محمد عبدالمجید احمد ہی تھے قافلہ مشائخ کے صدر ہونے کی حیثیت سے آپ کو شیخ المشائخ کہا جاتا تھا۔

مرکزی جمعیت المشائخ کے مقاصد واہمیت

1. تمام متحدہ طاغوتی قوتوں کی اسلام کے خلاف سازش ناکام بنانا۔
2. کفر کی طرف سے ملت واحدہ بن کر اسلامی اقدار پر حملوں کا سد باب کرنا۔
3. فرقہ بندیوں اور گروہ بندیوں سے ملت اسلامیہ کے بکھرے ہوئے شیرازے کو یکجا کرنا۔
4. معاشرے میں اخلاق و محبت، یگانگت و باہمی اخوت کے عظیم رشتوں کو قائم ودائم رکھنا۔
5. اساتذہ وحکام، علماء ومشائخ اور ماں باپ جیسے مقدس اور اعلیٰ رشتوں کو پامال کرنے والوں کا محاسبہ کرنا۔
6. تہذیب فرنگ کے قریب اور اسلام کے زریں اصولوں سے دور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لانا۔
7. اصلاح معاشرہ، حقوق اللہ، حقوق العباد اور اسلامی اقدار کا تحفظ کرنا۔
8. تبلیغ اسلام، احیائے دین، مقام خدا اور عظمت دین سے روشناس کرانا۔

مرکزی جمعیت المشائخ کا جائزہ

قیام پاکستان میں علماء ومشائخ کا کردار:

قیام پاکستان میں علماء ومشائخ نے جو کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا ایک اہم اور روشن باب ہے جس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔چونکہ علماء ومشائخ نیک سیرت، عمدہ اخلاق اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے لہذا ان کی محنت و کاوش نے اسلام کے اصولوں کی پزیرائی میں بنیادی کردار ادا کیا۔

- 712[1]ھ میں محمد بن قاسم کے سندھ پر حملہ کرنے پہ اسلام کو سیاسی قوت ملی اور اسلامی معاشرہ تشکیل پایا۔بعد ازاں سلطان محمد غوری کی فتوحات سے اشاعت اسلام ہموار ہوئی۔
- 1206[2]ء میں شہاب الدین غوری نے برصغیر میں دہلی کو پایہ تخت بناتے ہوئے اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔اسی دوران اسلام

نے عروج پایااور فنون لطیفہ، علم وادب، فن تعمیر، مسلمانوں کی لشکری زبان اردو جس میں فارسی، عربی اور دیگر زبانوں کے الفاظ معرض وجود میں آئے اور یوں لاتعداد اہل علم نے جنم لیا۔

❖ 1707[3] ء میں اورنگزیب عالمگیر کی وفات ہوئی بعد ازاں کمزور جانشین سے سلطنت ویسے نہ سنبھلی جس کے نتیجے میں علاقائی ریاستوں نے سر اٹھانا شروع کر دیئے جس کے نتیجے میں حکومت نہایت کمزور ہو گئی

[4]حضرت شاہ ولی اللہ نے اصلاح امت کا بیڑا اٹھاتے ہوئے آپ نے احمد شاہ ابدالی (افغانستان کا بادشاہ) کو خطوط کے ذریعے اس بات پر آمادہ کیا کہ ہندو جاٹوں اور مرہٹوں کی سرکوبی کرنا چاہیے چنانچہ 1761[5] ء میں احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے درمیان پانی پت کے مقام پر ایک فیصلہ کن جنگ ہوئی اور مرہٹوں کو شکست ہوئی۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے حضرت مجدد الف ثانی کی دو قومی نظریہ تحریک احیاء کو زندہ رکھتے ہوئے مذہبی، علمی، ثقافتی اور سماجی حالت کو بہتر بنانے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

ہندوؤں نے تجارتی تجارت، دکانداری اور دیگر کاموں میں دلچسپی لینے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی مخالفت میں کئی تحریکیں شروع کر دیں ۔اسی دوران انگریز بغرض تجارت برصغیر میں داخل ہوئے اور آہستہ آہستہ ریاستی معاملات میں دخل اندازی کرنے لگے

❖ 1757[6] ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں [7]سراج الدولہ سے بنگال فتح کیا پھر ایک ایک کر کے تمام بڑی ریاستوں کو فتح کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے۔ بالاخر وہ پورے ہندوستان پر قابض ہو گئے۔اور تقریبا 100 سال تک قابض رہے۔اس دوران مسلمانان ہند نے اپنی اسلامی ہماگیر تہذیب وتمدن کے باعث (نظام مصطفی کے نظام کی خاطر) لاکھوں قربانیوں دیں جس کے بعد قائد اعظم محمد علی جناح نے 14 اگست 1947ء کو اپنی قوم کو آزادی دلائی اور پاکستان ایک علیحدہ ملک بن گیا۔ جس کے بعد بہت سی تحریکیں چلیں جن میں ایک تحریک اتحاد بین المسلمین ہے جس کے قائد خواجہ محمد عبدالمجید احمد ہیں۔

خواجہ عبدالمجید المعروف پیر دیول شریف کی زیر قیادت 1963[8] ء میں مرکزی جمعیت المشائخ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔اس وقت پاکستان دو صوبوں مشرقی و مغربی پاکستان پر مشتمل تھا۔اس وقت اکابرین مشائخ عظام نے متفقہ طور پر پیر صاحب دیول شریف کو مرکزی جمعیت المشائخ صدر اور پیر سید فیض الحسن شاہ آلو مہار شریف کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا اور پیر خواجہ خان محمد صاحب تونسہ شریف کو نائب صدر منتخب کر لیا۔صوبہ مغربی پاکستان کے لئے پیر صاحب آف زکوڑی شریف حضرت پیر عبد اللطیف صاحب مرکزی جمعیت المشائخ کو صدر اور مشرقی پاکستان کے لئے حضرت پیر سرسینہ شریف بحیثیت صدر مرکزی جمعیت المشائخ جبکہ حضرت پیر سید شمس الدین اوچ شریف کو مشیر اعلیٰ جمعیت المشائخ اور صاحبزادہ علی احمد قصوری مرکزی رابطہ سیکریٹری منتخب ہوئے۔

اس طرح مشائخ کی تائید واعانت اور اتحاد تنظیم واخوت سے مرکزی جمعیت المشائخ پاکستان وجود میں آئی جو کہ اس وقت سے لے کر اب تک باہمی اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔

ریاست مدینہ کے بعد نظریہ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آنے والی ریاست خطہ پاکستان ہے۔ قیام پاکستان کے لئے مشائخ عظام اور علمائے کرام کا

کردار نا قابل فراموش ہے۔ میدان رزم ہو یا میدان جزم، گلشن اسلام کی آبیاری کے لئے مشائخ عظام نے اپنا تن من دھن قربان کیا۔ پاکستان جس کی بنیاد لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ہے قیام پاکستان کی کوششوں میں قائد اعظم علیہ الرحمہ کے شانہ بشانہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری، سید نعیم الدین مراد آبادی، پیر آف زکوڑی شریف، پیر آف مانکی شریف و دیگر مشائخ کھڑے نظر آتے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد عملی طور پر اقدار اسلامی کی عملی ضرورت تھی گو کہ مشائخ عظام انفرادی طور پر تو مقصد پاکستان کو پورا کرنے کے لئے فریضہ سرانجام دے ہی رہے تھے لیکن منظم طور پر تاریخ پاکستان میں پہلی مرتبہ 1963[9] میں خواجہ محمد عبدالمجید احمد نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ فردافردا اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی بجائے جملہ مشائخ عظام جسد واحد بن کر رسم شبیری ادا کریں چنانچہ اسی مقصد پاکستان کی تکمیل کے لئے جمعیت المشائخ کے نظام سے ایک فعال تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کا پہلا اجلاس ایمبسڈر ہال مری میں منعقد ہوا۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1965ء

1965ء[10] خواجہ محمد عبدالمجید احمد کی قیادت میں مشائخ عظام کا ایک قافلہ ملک پاکستان کے طول و عرض میں اشاعت اسلام، فروغ دین، اصلاح معاشرہ اور اتحاد بین المسلمین کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے عازم سفر ہوا جمعیت المشائخ کا یہ وفد مصروف عمل ہی تھا کہ ستمبر 1965ء[11] کی جنگ شروع ہوئی لہذا مشائخ عظام نے مجاہدین اسلام اور ناموس پاکستان کی خاطر افواج پاکستان کے حوصلے کو بڑھانے کے لئے سرحدوں تک جانے کا عزم کیا مسلمانان عالم اور بالخصوص اہل پاکستان کو فلسفہ جہاد، عظمت ناموس وطن اور دفاع پاکستان کی اہمیت سے آگاہ کرنے کو اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے اپنی خانقاہوں سے نکل کر ملک کے کونے کونے اور مختلف ملکی سرحدوں پر جاکر لوگوں کو آگاہ کیا اور بالآخر اللہ کے فضل و کرم اور انہیں اولیاو مشائخ عظام کی دعاؤں سے پاک بھارت جنگ میں پاکستان کو کامیابی حاصل ہوئی۔ پاک بھارت جنگ کے اختتام کے بعد جمعیت المشائخ نے نظام اسلام کے نفاذ کے لئے عملی طور پر پھر اپنا کام شروع کیا جس کے لئے فیصل آباد میں عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اس کانفرنس کا مقصد ملکی سالمیت کی خاطر کفر اسلام کی جنگ میں مسلمانوں کے کردار کو واضح کرنا پاکستان میں نظام مصطفی ﷺ کی کوششوں کو تیز کرنا، اسلامی معاشرہ کی کوششوں کو تیز کرنا اور اتحاد بین المسلمین کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1966ء

1966[12] ءمیں مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں مشرقی پاکستان سے تقریبا 600 مشائخ عظام اور مغربی پاکستان سے تقریبا 500 مشائخ عظام نے شرکت کی۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے حضرت پیر صاحب دیول شریف اپنے وفد کے ہمراہ ڈھاکہ ائیر پوٹ پہنچے اور وہاں آپ کو پر جوش استقبال کیا گیا۔ دوسرے دن مشائخ کانفرنس کی گئی جس کے مقاصد درج ذیل ہیں حکومت وقت کو فوری اسلامی نظام نافذ کرنے کی تلقین کی جائے، ملک میں جلد از جلد نفاذ اسلام کیا جائے، اسلام اور نظریہ پاکستان کے مخالفوں کا قلع قمع کیا جائے، نفاذ اسلام کے لئے اسلامی شوریٰ تشکیل دی جائے اور مشائخ کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1967ء

1967ء[13] حیدر آباد صوبہ سندھ میں سہ روزہ کل پاکستان مشائخ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔اس کانفرنس میں مرکزی جمعیت المشائخ کے مرکزی وصوبائی قائدین کے علاوہ ملک کے طول وعرض سے ایک ہزار مشائخ نے شرکت کی۔ سندھ کی تاریخ میں یہ کانفرنس ایک منفرد حیثیت کی حامل تھی۔اس کانفرنس میں نفاذ اسلام کے سلسلے میں اس وقت کی حکومت کو ایک قرارداد پیش کی گئی کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے۔ کیونکہ قیام پاکستان کا مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہوگا جب تک اس میں کلیتہ نفاذ اسلام نہ ہو اور یہ قرارداد بھی منظور کی گئی اور ملک کے نظام کے لئے خلفائے راشدین کے نظام حکومت کی طرح، نظام حکومت نافذ کیے جائیں

اسلامی شوریٰ کی تشکیل دی جائے، غیر اسلامی لٹریچر کو ضبط کیا جائے، نظریہ پاکستان کے مخالفین کا قلع قمع کیا جائے، مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

جمعیت المشائخ کوئٹہ کانفرنس 1967ء

1967ء[14] میں مرکزی جمعیت المشائخ صوبہ بلوچستان کے زیر اہتمام کل پاکستان مشائخ کانفرنس کا کوئٹہ میں انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک کے ہر گوشہ سے مشائخ عظام کے علاوہ قبائلی علاقہ و بلوچستان سے بھی کثیر تعداد میں مشائخ نے شرکت کی۔اس میں ایک اجلاس خالصتا مشائخ کانفرنس کے حوالے سے منعقد ہوا جس میں صرف مشائخ شامل تھے اس کے علاوہ عام جلسہ بھی منعقد کیا گیا جس میں ہزارہا کی تعداد میں مریدین و معتقدین تھے اس کانفرنس میں مشائخ عظام نے ملت اسلامیہ کے بکھرے ہوئے شیرازے کو یکجا کرنے اور وحدت اسلامی کی بقاء اوراستحکام پر زور دیتے ہوئے اتحاد بین المسلمین کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا، مشائخ کی تعلیمات کو ملت اسلامیہ کے ہر فرد تک پہنچانے کی تلقین، اصلاح معاشرہ، حقوق اللہ، حقوق العباد کے ضمن میں احکامات الٰہیہ کی بجاآوری کی تلقین کی گئی۔ یہ کانفرنس صدر المشائخ حضرت پیر دیول شریف کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1968ء

1968ء[15] میں مرکزی جمعیت المشائخ پاکستان کے جنرل الیکشن کا وقت آگیا۔ یہاں الیکشن کا طریقہ کار مختلف تھا اس میں نہ تو کوئی بیلٹ بکس ہوتے اور نہ ہی کوئی ووٹ کی پرچیاں ہوتیں۔ لاہور کے جناح ہال میں منعقد ہونے والی مشائخ کانفرنس میں شرکت کے لئے 15 سو مشائخ عظام کو دعوت نامے جاری کئے گئے تھے۔ جمعیت المشائخ کی تحریک ہندوستان، عراق اور دیگر ممالک میں بھی پہنچ چکی تھی اس کانفرنس کی صدارت عراق کے متعین سفیر نے فرمائی کانفرنس کا ایجنڈا درج ذیل باتوں پر مشتمل تھا

دعوت اسلام دینا، اصلاح معاشرہ کرنا، اتحاد بین المسلمین کے منشور میں ضروری ترامیم کرنا ، حقوق اللہ اور حقوق العباد سے لوگوں کو روشناس کرانا، فتنہ مرزئیت کے سد باب کے لئے تحریک شروع کرنا، نظریہ پاکستان کے مخالفین کا قلع قمع کرنا، تحفظ اسلام، تحفظ ناموس رسالت ﷺ، فلسفہ جہاد، مشائخ کی صفوں میں اتحاد قائم کرنے کا طریقہ کار اور ملک پاکستان میں نفاذ اسلام کی کوششوں کو تیز کرنا۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1969ء

1969ء[16] میں جمعیت المشائخ کے جنرل الیکشن میں شیخ المشائخ پیر صاحب دیول شریف کو دوبارہ جمعیت المشائخ کا صدر منتخب کر لیا گیا 1969ء کے آخر تک مشائخ الیکشن کونسل کی زیر نگرانی صوبائی،ڈویژنل، ضلعی، تحصیل،اور دیہی سطح پر تنظیم نو اور الیکشن کے نتائج میں مشائخ پہ ذمہ داریوں کا سلسلہ جاری رہا۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1970ء

1970ء[17] میں ملک کے گوشہ گوشہ میں موجود مشائخ عظام سے رابطہ کیلئے رابطہ مہم شروع کی۔بے شمار مشائخ عظام اس میں شامل ہوئے اور مشائخ رابطہ کمیٹی کا یہ قافلہ مختلف آستانوں پر جا کر باہمی ملاقات میں اتحاد مشائخ اور اشاعت اسلام کے لئے اجتماعی کوششوں پہ غور وخوض ہوااور رابطہ کمیٹی کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی فرمائی اور مکمل تائید تعاون کا یقین دلایا۔تقریباچھ ماہ میں مشائخ رابطہ مہم مکمل ہوئی اور اپنی دن رات کی محنت اور مسلسل سفر کر کے مختلف ھائے طریقت و تصوف کے مشائخ سے رابطہ کیا جس کے بعد ڈیڑھ سو مشائخ عظام نے مرکزی جمعیت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے جمعیت کو مزید تقویت پہنچائی۔

مغربی پاکستان میں یہ قافلہ چھ ماہ کی مہم مکمل کرنے کے بعد مشرقی پاکستان کی طرف روانہ ہوا۔مسلسل دوماہ تک یہ رابطہ مہم جاری رہی بے شمار مشائخ عظام سے رابطہ کیا جنہوں نے جمعیت المشائخ کی مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی۔مکمل دوماہ کی اس محنت کے بعد یہ قافلہ راولپنڈی آ گیا اور پھر صوبہ سرحد، قبائلی علاقہ جات اور مختلف جگہوں پر مشائخ سرحد سے ملاقاتیں کر کے پیر دیول شریف کی صدارت و قیادت میں رسم شبیری ادا کرنے کے لئے قافلہ مشائخ نے خانقاہوں سے نکلنے کا عہد کیا اور بیرون ملک خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا جس کا مقصد اتحاد امت،اشاعت اسلام، نفاذ اسلام، تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ اور تحفظ پاکستان تھا۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1971ء

1971ء[18] میں سیاسی و ملکی حالات نے پلٹا کھایا اور سوشلزم کا پرچار شروع کر دیا نتیجۃً اسلامی نظریات کی حامل لوگ سوشل ازم کی رٹ لگاتے ہوئے کرسی اقتدار پہ آبراجمان ہوئے۔لفظ اسلام کے ساتھ سوشلزم لگا کر اسے اسلامی سوشلزم کا نام دیا گیا حالانکہ اسلام خود مکمل نظام حیات ہے جس کے لئے کسی لفظ کی اضافت کی ضرورت نہیں چنانچہ اسلامی سوشلزم کے سدباب کے لئے مرکزی جمعیت المشائخ حضرت پیر صاحب دیول شریف نے مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کیا جو کہ تین روز تک جاری رہا۔جس کا مقصد کہ اس بڑھتے ہوئے سوشلسٹ کو روکنا تھا اور پھر مشائخ عظام ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے تاکہ لوگوں کو اس سے بچایا جائے۔بڑی بڑی کانفرنسیں کی گئی جس میں پیر صاحب نے خود خطاب فرمایا اور اسلام اور سوشلزم کو واضح کیا۔حکومت نے بھی لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور ادھر سوشلزم کے پرچار کے لئے مشائخ عظام کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔باوجود اس کے 1971ء سے 1975ء[19] تک مشائخ عظام نے اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے کلمۃ الحق کا علم بلند رکھا۔تو حکومت نے مذہبی اور دینی تنظیمات پر پابندی عائد کر دی۔اس ظلم کے بعد ملکی

حالات نے پلٹا کھایا۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1977ء

1977ء[20] میں فوجی انقلاب کے نتیجے میں جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم سفید و سیاہ کے مالک بن گئے۔ اسلام پسند عوام الناس کے لئے یہ نہایت خوشی کا موقع تھا کہ اسلامی ذہن رکھنے والے علماء و مشائخ کے جنرل نے عنان حکومت سنبھال لی ہے یقیناً اب تبدیلی سرگرمیوں کے لئے ماحول سازگار ہو گا لیکن جن افراتفری اور حالات کی سنگینی میں انقلاب آیا تھا وہ اس بات کا متقاضی تھا کہ ابھی ہر قسم کی تنظیمات پر مزید پابندی عائد رہے تاکہ کہیں مذہبی بہروپئے مبلغین کے لباس میں اپنی ریشہ دوانیاں کو جاری نہ رکھ سکے لہذا جمعیت المشائخ بھی 1980ء تک کھل کر اپنی سرگرمیاں جاری نہ رکھ سکے۔ حالات بہتر ہونے پر [21]1980ء میں جمعیت المشائخ کو بھی اپنی سرگرمیوں کے اظہار کا موقع ملا۔

جمعیت المشائخ کانفرنس 1981ء

11 جنوری 1981ء[22] کو پیر صاحب دیول شریف کی زیر صدارت مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کیا گیا جس کا مقصد تھا کہ تمام صوبائی صدور اپنے اپنے علاقہ کا دورہ کر کے مکمل رپورٹ مرکزی صدر تک پہنچائیں۔ مزید اس اجلاس میں آئندہ جمعیت المشائخ کے جنرل الیکشن اور اس سے قبل صوبہ پنجاب میں ہونے والی جمعیت المشائخ کانفرنس (لاہور) کے لئے تاریخ کا تعین بھی کر دیا جائے۔ لہذا مشائخ کانفرنس لاہور کے لئے 28[23] اپریل 1981ء اور جنرل الیکشن کے لئے 17 مئی 1981ء کی تاریخ طے پائی۔ پیر صاحب دیول شریف نے رابطہ مہم کا آغاز کیا اور آئندہ لائحہ عمل سے آگاہ کیا۔[24] 20 مارچ 1981ء تک آپ دورہ پر رہے اور کل پاکستان مشائخ کانفرنس لاہور میں ایک ہزار سے زائد مشائخ عظام شریک ہوئے اس کانفرنس کا انعقاد شیخ المشائخ حضرت پیر صاحب دیول شریف کی زیر صدارت ہوا۔

17[25] مئی 1981ء کا دن جمعیت مشائخ کی نئی قیادت کرنے کا انتخاب کرنے کا دن تھا ملک کے طول و عرض سے پندرہ سو مشائخ عظام پوٹھوہار ہوٹل تشریف لائے، کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا پھر جمعیت المشائخ کے مرکزی رابطہ سکریٹری صاحبزادہ ابو طاہر محمد یونس کاظمی صاحب نے شرکاء کرام کو الیکشن کے متعلق ضروری تفصیلات سے آگاہ کیا اور کہا کہ مرکزی جمعیت المشائخ 70 کی دھائی کے ابتدائی سال سے شیخ المشائخ حضرت پیر صاحب دیول شریف کی قیادت میں اشاعت اسلام اور فروغ دین کے سلسلے میں انتہائی مؤثر انداز میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مشائخ عظام کی یہ منظم اور فعال تنظیم آئندہ بھی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی پوری کوشش کرے گی اور کہا گیا کہ جمعیت المشائخ کے الیکشن سابقہ الیکشن کے دستور و منشور کے مطابق ہوں گے۔ یہاں نہ تو کوئی بیلٹ بکس ہے، اور نہ ہی پرچی کا نظام بلکہ

1) ووٹ دینے کا حق صرف اس شیخ طریقت کو ہو گا جو جمعیت المشائخ کا بنیادی رکن ہو۔
2) مجلس عاملہ کی منظوری کے ساتھ ہر رکن کو جمعیت کے کسی بھی عہدہ کے لئے الیکشن میں حصہ لینے کا حق حاصل ہو گا۔
3) الیکشن کرانے کی ذمہ داری مشائخ الیکشن کونسل کے ذمہ ہوتی ہے۔
4) اس مرتبہ الیکشن کی تاریخ سترہ[26] مئی 1981ء مقرر ہوئی اور جگہ کا انتخاب پوٹھوہار ہوٹل راولپنڈی پر کیا گیا۔

5) اس وقت سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، صابریہ اور اویسیہ کے بزرگان طریقت پندرہ سو کی تعداد میں ہال میں موجود ہیں۔

6) ہر عہدیدار کا نام لیا جائے گا پھر اسکی تائید میں ہاتھ بلند کر کے اسے منتخب کیا جائے گا دوسری مرتبہ پھر اظہار اختلاف کے لئے ہال میں موجود افراد سے گزارش کی جائے گی تاکہ واضح طور پر نمائندہ کا انتخاب ہو سکے۔

7) آج کے الیکشن میں مجلس عاملہ کی اجازت سے جن عہدیداروں کا انتخاب ہونا ہے وہ عہدے درج ذیل ہونگے۔ جمیعت کے تمام عہدیداران الیکشن کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ قبل مستعفی ہو جاتے ہیں۔

8) جمیعت کے تمام عہدیداران الیکشن کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ قبل مستعفی ہو جاتے ہیں۔

الیکشن کے اسی وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق خواجہ محمد عبدالمجید احمد کو تاحیات جمیعت المشائخ کا صدر جبکہ پیر خالد رضا زکوڑی شریف نائب صدر پیر روح الحسنین معین سیکریٹری اطلاعات ونشریات منتخب کر دیا گیا۔

خلاصہ

مرکزی جمیعت المشائخ جس کے بانی مبانی خواجہ محمد عبدالمجید احمد تھے۔ جمیعت المشائخ کا مقصد ملت اسلامیہ کے بکھرے ہوئے شیرازے کو یکجا کرنا طاغوتی طاقتوں کی اسلام مخالف سازشوں کو ناکام بنانا، معاشرے میں اخوت، یگانگت، اخلاق ومحبت، رشتوں کا تقدس، احیائے دین اور تہذیب فرنگ سے نوجوانان اسلام کو بچا کر اسلام کے زریں اصولوں سے آشنا کرنا۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر خواجہ محمد عبدالمجید احمد نے ملک کے طول وعرض کا سفر کر کے مشائخ عظام کو ایک پلیٹ فارم پہ متحد کیا۔ جس کا پہلا اجلاس ایمبسڈر ہال مری میں 1963 کو منعقد ہوا جس میں مشرقی ومغربی پاکستان سے سینکڑوں مشائخ عظام نے شرکت کی۔ جس میں خواجہ محمد عبدالمجید احمد کو جمیعت المشائخ کا مرکزی صدر، سید فیض الحسن شاہ صاحب کو ناظم اعلیٰ اور خواجہ خان محمد تونسوی کو نائب صدر، مغربی پاکستان میں پیر عبداللطیف زکوڑی شریف کو صوبائی مرکزی صدر اور مشرقی پاکستان میں پیر سرسینہ شریف کو صوبائی صدر جبکہ سید شمس الدین اوچ شریف کو مشیر اعلیٰ اور صاحبزادہ علی احمد قصوری کو رابطہ سیکریٹری منتخب کیا۔ جمیعت المشائخ نے اپنے اوراد ومقاصد کے مطابق اتحاد امت اور فروغ دین کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ ستمبر 1965 کی جنگ میں مشائخ عظام نے بارڈر پہ جا کر افواج پاکستان کی حوصلہ افزائی کرنے کے علاوہ ملک کے طول وعرض میں مشائخ کانفرنس کا انعقاد کروا کر جمیعت المشائخ کا پیغام گھر گھر پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کی۔

نتائج

خواجہ محمد عبدالمجید احمد اور آپ کے اسلاف کی تدریسی وتبلیغی خدمات نمایاں ہیں۔ انہوں نے تشنگان علوم ظاہری وباطنی کو علمی اور روحانی زیور سے آراستہ کیا ہے۔

تصنیف وتالیف کے میدان میں خواجہ محمد عبدالمجید احمد نے ہر علمی سطح پر انتہائی مدلل اور منطقی انداز میں تحریر وتصنیف کا ایک بیش بہا خزانہ

چھوڑا ہے جو کہ علم القرآن، علم التفسیر، علم العقائد، علم الاخلاق، تصوف، سیرت، شاعری پر مشتمل ہیں۔

علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت اور لوگوں کی باطنی اصلاح کے لیے اپنے خلفاء کے ذریعے مدارس، تبلیغی مراکز اور آستانوں کا قیام آپ کی بہت بڑی خدمات ہیں۔

تصنیف وتالیف اور اشاعتی میدان میں آستانہ عالیہ فیض آباد میں مختلف تصانیف اور ماہنامہ اخبار المشائخ کی اشاعت سے ایک نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں۔

خواجہ محمد عبدالمجید احمد نے مشائخ عظام کو متحد کر کے صوفیا کرام کی تعلیمات سے امت مسلمہ کو روشناس کروایا ہے۔

اتحاد بین المسلمین کے لیے مختلف ہائے مکاتب فکر سے باہمی روابط پیدا کر کے فرقہ واریت کا سد باب کیا ہے۔

سفارشات

- خواجہ محمد عبدالمجید احمد کی تحریکی اور تبلیغی اسلوب کو مشعل راہ بنایا جائے۔ اہل علم، محققین، تعلیمی اداروں کے بانیان کو خواجہ محمد عبدالمجید کی تصانیف سے استفادہ کرنا چاہیے۔
- علوم اسلامیہ کی ترویج کے لیے جامعہ الخضر کے نصاب اور اس کے طریقہ کار سے استفادہ کرنا چاہیے۔
- خواجہ محمد عبدالمجید کی فکری اور انقلابی شخصیت سے عالمی سطح پر عوام الناس کو آگاہ کیا جائے۔
- اتحاد امت کے لیے آپ کی کوششوں اور آپ کی فکر سے نسل نو کو آگاہ کرنا چاہیے۔
- آپ کی تصانیف کو سلیبس کا حصہ بنا کر یونیورسٹی سطح تک صوفیا کرام کی تعلیمات سے طالبان علم کو استفادہ کرنا چاہیے۔
- علوم ظاہری اور علوم باطنی سے امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے خواجہ محمد عبدالمجید احمد کے قائم کردہ آستانہ اور تعلیمی ادارے جامعہ الخضر کی طرز پر تعلیمی ادارے اور مراکز قائم کرنے چاہیے۔

مصادر ومراجع

1. مفتی محمد صدیق ہزاروی، مطالعہ پاکستان، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان
2. ماہنامہ جمیعت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمیٹڈ آبپارہ اسلام آباد، اگست 1984
3. سید محمد اسد اللہ اسد، جمیعت المشائخ اپنے تاریخی تناظر میں، غیر مطبوعہ
4. ماہنامہ جمیعت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمیٹڈ آبپارہ اسلام آباد، ستمبر 1984
5. ماہنامہ جمیعت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمیٹڈ آبپارہ اسلام آباد، اکتوبر 1984،
6. ماہنامہ جمیعت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمیٹڈ آبپارہ اسلام آباد، دسمبر 1984
7. ماہنامہ جمیعت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمیٹڈ آبپارہ اسلام آباد، جنوری 1985،
8. ماہنامہ جمیعت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمیٹڈ آبپارہ اسلام آباد، فروری 1985

.9 ماہ نامہ جمیعت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، اپریل 1985

.10 ماہ نامہ جمیعت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، مئی 1985

References

1. Mufti Muhammad Siddique Hazarvi, Mutalia Pakistan, Tanzim Ul Madaris ahle Sunnat Pakistan.
2. Mahnama Jamiat Ul Mashaikh, Pictorial Printers limited, Abpara Islamabad, August 1984.
3. Sayed Muhammad Asad Ullah Asad, jamiat Ul Mashaikh tarikhi tanazar mein, Ghair matboa.
4. Mahnama Jamiat Ul Mashaikh, Pictorial Printers limited, Abpara Islamabad, September 1984.
5. Mahnama Jamiat Ul Mashaikh, Pictorial Printers limited, Abpara Islamabad, October 1984.
6. Mahnama Jamiat Ul Mashaikh, Pictorial Printers limited, Abpara Islamabad, December 1984.
7. Mahnama Jamiat Ul Mashaikh, Pictorial Printers limited, Abpara Islamabad, January 1984.
8. Mahnama Jamiat Ul Mashaikh, Pictorial Printers limited, Abpara Islamabad, February 1984.
9. Mahnama Jamiat Ul Mashaikh, Pictorial Printers limited, Abpara Islamabad, April 1984.
10. Mahnama Jamiat Ul Mashaikh, Pictorial Printers limited, Abpara Islamabad. May 1984.

---

[1]) مفتی محمد صدیق ہزاروی، مطالعہ پاکستان، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، ص14، محمد بن قاسم 31 دسمبر 695ء طائف میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد آپ فوج میں بھرتی ہوئے اور دمشق میں ہی آپ نے سپہ گری کی مشق کی اور اپنی قابلیت کی وجہ سے فوج میں اعلیٰ عہدہ حاصل کیا۔بنوامیہ کے حکمران ولید بن عبد الملک کے دور میں آپ نے 15 سال کی عمر میں سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دیئے آپ حجاج بن یوسف کے بھتیجے تھے 17 سال کی عمر میں آپ نے سندھ کو فتح کیا اور ہندوستان میں اسلام کو متعارف کروایا جس کی وجہ سے سندھ کو "باب الاسلام" کہا جاتا ہے۔آپ 18 جولائی 715ء میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

[2]) مفتی محمد صدیق ہزاروی، مطالعہ پاکستان، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، ص15، شہاب الدین غوری سنہ 1149 میں پیدا ہوا جس کا تعلق سور پشتون قبیلے سے تھا، غیاث الدین محمد غوری (شہاب الدین محمد غوری کا بھائی) نے مستقل طور پر غزنی کو فتح کر کے سلطان شہاب الدین کو تخت پر بٹھایا۔باوجود اس کے سلطان شہاب الدین غوری نے بھائی کا نائب ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور شمالی ہندوستان کو فتح کر کے آزاد حکمران کی حیثیت سے تاریخ میں اپنا مقام بنایا۔598ھ میں بھائی کے انتقال کے بعد غوری سلطنت کا حکمران بن گیا۔15 مارچ 1206ھ میں لڑائی کے دوران شہید ہو گیا جو ضلع جہلم تحصیل سوہاوہ کے قریب چوہان (گاؤں) میں مدفون ہیں۔

[3]) مفتی محمد صدیق ہزاروی، مطالعہ پاکستان، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، ص16، محی الدین محمد (المعروف اورنگزیب عالمگیر) 3 نومبر 1618ء میں پیدا ہوئے جو کہ مغلیہ سلطنت کے چھٹا اور آخری شہنشاہ تھا۔اس نے 1658ء سے 1707ء تک حکومت کی اور 3 مارچ 1707ء میں احمد نگر میں بیمار ہوئے اور نوے برس کی عمر میں انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے مغلیہ سلطنت زوال کا شکار ہو گئی۔

[4]) حضرت شاہ ولی اللہ 21 فروری 1703ء میں موضع پھلے (ضلع مظفر گڑھ) پیدا ہوئے۔برصغیر و پاک ہند میں عہد مغلیہ کے عالم دین، محدث اور مصنف ہیں ۔قرآن پاک عربی میں ہے اور چونکہ پاکستان اور ہندوستان میں لوگوں کی علمی زبان فارسی ہے تو آپ نے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کر کے لوگوں کے لئے آسان بنا دیا تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسلام کی تعلیم سیکھیں۔اس کے علاوہ آپ نے بادشاہوں اور امراء سے خط و کتابت بھی کی۔احمد شاہ ابدالی کا مرہٹوں پر مشہور حملہ بھی شاہ ولی اللہ کے خط پر ہی کیا گیا جس میں مرہٹوں کو شکست ہوئی۔20 اگست 1762ء کو دہلی میں 59 سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

[5]) مفتی محمد صدیق ہزاروی، مطالعہ پاکستان، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، ص19، احمد شاہ ابدالی (احمد خان ابدالی بھی کہا جاتا ہے) 1722ء میں پیدا ہوئے

۔احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے مابین پانی پت کی تیسری جنگ لڑی گئی جس کے نتیجے میں مرہٹوں کو شکست ہوئی اور احمد شاہ ابدالی کو فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی۔آپ کا انتقال 6اکتوبر 1722 کو صوبہ قندھار میں ہوا۔

[6] مفتی محمد صدیق ہزاروی، مطالعہ پاکستان، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، ص 21

[7] مرزا محمد سراج الدولہ (المعروف نواب سراج الدولہ) 1733ء میں پیدا ہوئے۔آپ بنگال، بہار، اڑیسہ کے آزاد حکمران تھے۔1757ء میں ان کی شکست سے بنگال میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقتدار کا سورج طلوع ہوا۔آپ کی وفات 12 جولائی 1757ء میں ہوئی۔

[8] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، اگست 1984، ص 19

[9] سید محمد اسد اللہ اسد، جمعیت المشائخ اپنے تاریخی تناظر میں، غیر مطبوعہ

[10] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، ستمبر 1984، ص 47

[11] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، ستمبر، ص 47

[12] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، ستمبر 1984، ص 48

[13] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، اکتوبر 1984، ص 53

[14] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، اکتوبر 1984، ص 55

[15] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، دسمبر 1984، ص 37

[16] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، جنوری 1985، ص 40

[17] سید محمد اسد اللہ اسد، جمعیت المشائخ اپنے تاریخی تناظر میں، غیر مطبوعہ

[18] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، فروری 1985، ص 43

[19] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، فروری 1985، ص 44

[20] سید محمد اسد اللہ اسد، جمعیت المشائخ اپنے تاریخی تناظر میں، غیر مطبوعہ

[21] ایضا

[22] ایضا

[23] ایضا

[24] ایضا

[25] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، اپریل 1985، ص 38

[26] ماہنامہ جمعیت المشائخ، پکٹوریل پرنٹرز لیمٹڈ آبپارہ اسلام آباد، مئی 1985، ص 39